باب دوم

ایمانیات و عبادات

رسالت

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کے مطالعے کے بعد طلبہ اس قابل ہو سکیں گے کہ وہ:۔

- رسالت کے لغوی و اصطلاحی معنی سمجھ سکیں۔
- عقیدۂ رسالت کی ضرورت و اہمیت جان سکیں۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے تقاضے جان سکیں۔
- اپنی زندگی کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر سکیں۔
- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہوئے ختم نبوت کے عقیدے سے واقف ہو سکیں۔

معنی و مفہوم

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو ہدایت اور راہنمائی دینے کے لیے جن برگزیدہ بندوں کے ذریعے اپنا پیغام مخلوق تک پہنچایا انھیں نبی اور رسول کہتے ہیں اور ان کے منصب کو **نبوت اور رسالت** کہا جاتا ہے۔ رسالت کے لغوی معنی ہیں **"پیغام پہنچانا"** اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں رسول کو نبی بھی کہا جاتا ہے۔ نبی کے معنی ہیں **خبر دینے والا**۔ گویا رسول اور نبی وہ برگزیدہ ہستیاں ہوتی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب کیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام ان پر وحی کے ذریعے اتارا پھر انھوں نے اسے لوگوں تک پہنچایا۔

ضرورت اور اہمیت

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی راہنمائی کے لیے ایسی ہستیوں کو مبعوث فرمایا جو اس سے وحی کے ذریعے علم حاصل کرتی رہیں اور اس پر عمل کر کے لوگوں کی راہنمائی کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف زمانوں میں بہت سی قوموں کی ہدایت کے لیے انبیاء علیہم السلام اور مرسلین بھیجے۔ یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السّلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے حقیقی علم سے اپنے نبیوں اور رسولوں کو آگاہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ علوم اور سچائیاں جو عام انسانوں کی سمجھ نہیں آتیں، وہ وحی کے ذریعے سے لوگوں کی راہنمائی کی خاطر اپنے رسولوں کے ذریعے بھیجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں جیسے فرشتے کے ذریعے پیغام، خواب کے ذریعے نشاندہی یا براہ راست گفتگو وغیرہ۔ ان برگزیدہ بندوں کی زندگی کا ہر پہلو اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور رضا کا عملی نمونہ ہوتا ہے۔ انبیاء اور رسول علیہم السّلام لوگوں کو درست اور غلط کی تمیز اور اچھائی اور برائی کا انجام بتاتے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (الجمعہ-۲)

"وہی تو ہے جس نے امیوں میں ان ہی میں سے (محمد ﷺ) کو پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (اللہ تعالیٰ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے"۔

اللہ تعالیٰ نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور رسل علیہم السلام مبعوث فرمائے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام معصوم، سچے اور قابلِ احترام ہیں۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے توحید کی دعوت دی اور شرک سے بچنے کی تعلیم دی۔ ان کا ہر حکم اطاعت کے لائق ہوتا ہے اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ایسا نہ کرنا کفر میں شمار کیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

"ہم اس کے رسولوں میں باہم کوئی فرق نہیں کرتے"۔ (البقرہ-۲۸۵)

بعثت رسول اللہ ﷺ و اسوۂ حسنہ

قرآن مجید میں چند جلیل القدر انبیاء کرام و رُسل علیہم السلام کا ذکر ملتا ہے۔ ان میں سے چند جلیل القدر رسول ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابیں نازل کیں۔ ان میں سے سب سے آخری نبی اور اللہ کے سب سے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو رہتی دنیا تک تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ قرآن مجید کی شکل میں جو پیغام لائے، وہ نہایت جامع ہے۔ اس میں زندگی کے تمام معاملات اور موت کے بعد کی زندگی کے حالات مفصل بیان ہوئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے قرآن پر عمل کر کے بتا دیا کہ قرآن کی تمام تعلیمات قابل عمل ہیں۔ حضور ﷺ نے خود ہی اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں چنانچہ انسانیت کی نجات آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے میں ہے۔ سابقہ انبیاء کرام کی رسالت مخصوص قوموں، علاقوں کے لیے اور ان کے حالات کے تقاضوں کے مطابق تھی، جبکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت قیامت تک ساری مخلوق کے لیے ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:-

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (سورۃ الاعراف-۱۵۸)

ترجمہ: "آپ فرما دیجیے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول (بن کر آیا) ہوں"۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:-

"مجھ سے پہلے ہر نبی خاص طور پر اپنی ہی قوم کی طرف بھیجا گیا لیکن میں تمام انسانوں کے لیے نبیؐ بنا کر بھیجا گیا ہوں"۔ (صحیح بخاری)

انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کا پیغام نہ صرف زبانی ہی لوگوں تک پہنچاتے بلکہ ہر بات کو عمل کر کے دکھاتے تاکہ دوسروں کے لیے عمل کرنے میں آسانی ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

"بے شک تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے"۔ (الاحزاب:۲۱)

ناموسِ رسالت

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی عزت و توقیر کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:-

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ (الفتح-۹)

ترجمہ: "تا کہ (اے لوگو) تم ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور تا کہ تم ان کی مدد کرو اور دل سے ان کی تعظیم کرو۔"

اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دین کی خدمت کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کی عزت و توقیر بھی لازمی امر ہے۔ حضور ﷺ کی مدد اور اسی طرح آپ کی تعظیم و تکریم یکساں اہمیت کی حامل ہیں۔

ناموسِ رسالت کی اہمیت کے پیشِ نظر آپؐ کی عزت و تکریم کے منافی ذرا سی حرکت پر تمام اعمال ضائع ہونے کی وعید سنائی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (الحجرات-۲)

ترجمہ: "اے ایمان والو! نہ بلند کرو اپنی آوازوں کو نبی کریم ﷺ کی آواز سے اور نہ زور سے آپؐ کے ساتھ بات کرو جس طرح زور سے تم ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو (اس بے ادبی سے) کہیں ضائع نہ ہو جائیں تمہارے اعمال اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔"

عقیدۂ ختمِ نبوت

قرآنِ مجید میں ایک سو سے زائد مقامات پر اس بات کا اعلان فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہدایت اور وحی کا سلسلہ حضرت محمد ﷺ پر مکمل ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ کے بعد نہ کسی الہامی کتاب نے آنا ہے نہ کسی رسول اور نبی نے۔ گویا آپ ﷺ کی شریعت نے سابقہ تمام شریعتوں کو ساقط کر دیا۔ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کو حضرت محمد ﷺ کی لائی ہوئی کتاب اور شریعت پر عمل کرنا ہے۔ یہ دین اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ہے اور آپؐ پر اس کی تکمیل کا اعلان خود اللہ تعالیٰ نے سورہ المائدہ کی آیت نمبر ۳ میں یوں فرمایا ہے:

* "آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔"

انسان کی زندگی کا کوئی حصہ آپ ﷺ نے تشنہ نہیں چھوڑا کہ جس پر جامع اور عملی تعلیمات نہ دی ہوں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ کی بعثت کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم کر دیا۔ سورہ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۰ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:-

"فرما دیجئے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں" ← آیت Page 16

* "محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔"

حضور ﷺ نے خود بھی ارشاد فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ختمِ نبوت کے عقیدے کو تسلیم کیے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا ہے۔ تمام امتِ مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفۂ اوّل

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں چند لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو آپ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔ قرآن و سنت میں اس حوالے سے بے شمار دلائل موجود ہیں اور امت مسلمہ ہمیشہ سے اس عقیدے پر قائم ہے کہ نبوت کا سلسلہ قیامت تک کے لیے حضرت محمد ﷺ پر ختم ہو چکا ہے اور قیامت تک یہ سلسلہ بند رہے گا۔ اگر کوئی شخص کسی بھی صورت میں نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔ اُمت کا اس امر پر اجماع ہے کہ ''عقیدۂ ختم نبوت'' پر ایمان ایک ناگزیر اور لازمی دینی تقاضا ہے۔ موجودہ دور میں اس عقیدے کی بھرپور طریقے سے اشاعت کرنی چاہیے تاکہ تمام مسلمان عقیدے میں شامل ہونے والے فتنوں سے مکمل آگاہ رہیں اور اپنی زندگی درست ایمان و یقین کے ساتھ گزار کر دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کریں۔

نماز اچھی، زکوٰۃ اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا
(مولانا ظفر علی خان)

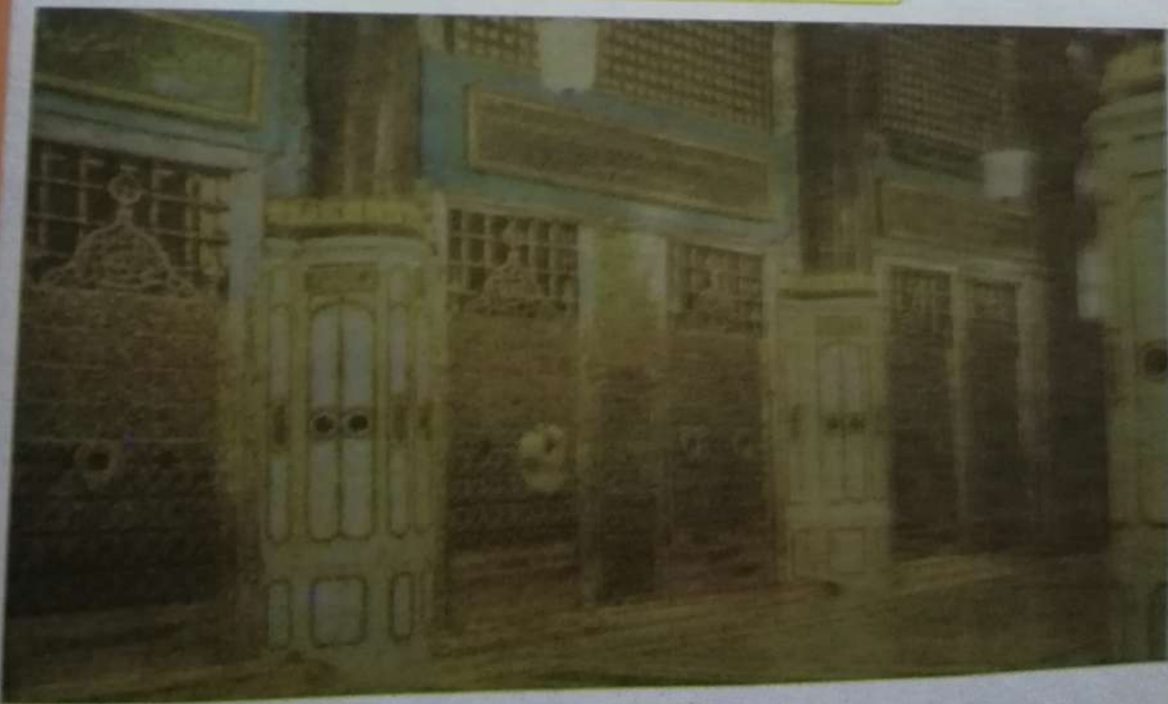

مشق

سوال نمبر ۱: دیے گئے جوابات میں سے مناسب ترین پر (✓) کا نشان لگائیں۔

۱۔ اسلامی اصطلاح میں پیغام پہنچانے والے کو کہتے ہیں:

الف) قاصد　ب) ولی　ج) نبی　د) رسول

۲۔ سبق کے مطابق حضور ﷺ کی زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیا گیا:

الف) سورۃ بقرہ میں　ب) سورۃ المائدہ میں　ج) سورۃ احزاب　د) سورۃ محمد میں

۳۔ حضرت محمد ﷺ کی لائی ہوئی کتاب اور شریعت پر عمل پیرا ہونا لازم ہے۔

الف) قیامت تک تمام انسانوں کے لیے　ب) موجودہ دور کے انسانوں کے لیے

ج تمام مسلمانوں کے لیے　د) اہلِ عرب کے لیے

۴۔ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت و رسالت تھی۔

الف) اپنے قبیلے کے لیے　ب) اپنے شہر کے لیے

ج) مخصوص قوم اور علاقے کے لیے　د) ساری کائنات کے لیے

سوال نمبر ۲۔ کالم ملائیں۔

کالم الف	کالم ب
روح اللہ	حضرت نوح علیہ السلام
رسول اللہ	حضرت موسیٰ علیہ السلام
کلیم اللہ	حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نجی اللہ	حضرت ابراہیم علیہ السلام
خلیل اللہ	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوال نمبر ۳۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

ا۔ رسالت کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں۔

ب۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول کیوں بھیجے؟

ج۔ سبق میں شامل قطعے کا مفہوم بیان کریں۔

و۔ ۴ سابقہ انبیاءِ کرام علیہم السّلام کی رسالت کا دائرہ کار کیا تھا؟

و۔ ۵ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے ساتھ کیا کیا؟

س۔ نبی پر وحی کیسے آتی ہے؟ وضاحت کریں
ج۔ اللہ تعالیٰ جس انداز سے اپنے رسول کو خطاب کرتے ہیں، اسے وحی کہتے ہیں۔ وحی فرشتے کے ذریعے بھی آتی ہے، پردے کے پیچھے آواز کی شکل میں بھی آتی ہے اور نبی کے دل پر الفاظ اور معنی کا نزول بھی ہوتا ہے۔ آیت "اور کسی آدمی کے لیے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر الہام سے یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ اللہ کے حکم سے جو اللہ چاہے القا کرے۔"

سوال ۳۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

ا۔ ۶ اسلام میں عقیدۂ رسالت کی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کریں۔

ب۔ ۷ عقیدۂ ختمِ نبوت اور اس کے تقاضوں پر نوٹ لکھیں۔

ج۔ ۸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے، تبصرہ کریں۔

Extra Questions

س ۱۔ چند جھوٹے مدعیان نبوت کے نام لکھیے / چند جھوٹے نبوت کے دعویداروں کے نام لکھیے۔
ج۔ مسیلمہ کذاب۔ اسود عنسی۔ سجاح بنت حارثہ۔ مرزا غلام احمد قادیانی۔

س ۲۔ ختم نبوت کے حوالے سے کسی آیت کا ترجمہ لکھیں۔
ج۔ Page:17 پر آیات کا ترجمہ لکھا ہے۔

س ۳۔ عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے کوئی حدیث لکھیں۔
ج۔ "لا نبی بعدی"
آپ نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ * "میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمرؓ ہوتے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

سرگرمی

- جن انبیاءِ کرام علیہم السّلام کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے، ان میں سے دس کے نام تحریر کریں۔

حضرت آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ اسماعیلؑ۔ اسحاقؑ۔ یعقوبؑ۔ ہودؑ۔ لوطؑ۔ یوسفؑ۔ یونسؑ۔ ایوبؑ۔ داؤدؑ۔ سلیمانؑ۔ شیثؑ۔ یحییٰؑ۔ زکریاؑ۔ شعیبؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ۔ حضرت محمدؐ

برائے اساتذۂ کرام

- طلبہ کو بتائیں کہ "عقیدۂ ختمِ نبوت" پر ایمان ایک ناگزیر اور لازمی دینی تقاضا ہے جس کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا۔

پڑھیں

س: "رسول اللہ کی زندگی بہترین نمونہ ہے"۔ تبصرہ کریں۔

(i) حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) اللہ تعالیٰ کے ایسے برگزیدہ پیغمبر ہیں جن کی ذاتِ پاک میں تمام خوبیاں جمع ہیں
آپؐ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا اس لیے زندگی کے ہر شعبے میں ہمیں آپؐ کی زند
سے رہنمائی ملتی ہے۔ سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۃ الاحزاب: آیت نمبر ۲۱)

ترجمہ: "بے شک! تمہارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زندگی بہترین نمونۂ عمل ہے۔"

CMYK JS: 22x35 26-03-2016

روضہ مبارک حضرت محمد (صلی

آپؐ نے زندگی کے کسی بھی شعبے کو تشنہ نہیں چھوڑا، ایک عام فرد سے لے کر حاکم تک تمام لوگ آپؐ سے رہنمائی لیتے ہیں۔ کوئی انسان غریب ہے تو اس کے لیے بھی محمد عربی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی حیات مبارکہ مشعلِ راہ ہے۔ کوئی سپہ سالار ہے تو وہ اس کائنات کے عظیم سپہ سالار محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) سے رہنمائی حاصل کرے، اگر کوئی قیدی ہے تو شعبِ ابی طالب میں محصور حضرت آمنہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے چاند کو دیکھے، اگر کوئی حاکم ہے تو حاکم المسلمین کو دیکھے اور اگر کوئی فاتح ہے تو فاتحِ مکّہ کو دیکھے کہ کس طرح آپؐ نے مکہ مکرمہ والوں کو معاف کر دیا۔ گویا زندگی میں کامیابی و کامرانی تبھی ہمارا نصیب بنے گی جب ہم آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی مکمل پیروی کریں گے جو ہر لحاظ سے جامع، اکمل اور قابلِ عمل ہے۔ آپ

نشان لگادیا

رسالت

مختصر جوابات لکھیں۔ (سوال نمبر ۱ کا جواب کتاب میں لکھا ہے)

۲۔ اللہ نے نبی اور رسول کیوں بھیجے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو ہدایت اور رہنمائی دینے کے لیے جن برگزیدہ بندوں کے ذریعے اپنا پیغام مخلوق تک پہنچایا انھیں نبی اور رسول کہتے ہیں گویا رسول اور نبی وہ برگزیدہ ہستیاں ہوتی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب کیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام ان پر وحی کے ذریعے اتارا پھر انھوں نے اسے لوگوں تک پہنچایا۔

۳۔ سبق میں شامل قطعے کا مفہوم بیان کریں۔

ج۔ نماز اچھی، زکوۃ اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا

- - - - - - - -

خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

(یہ سارا قطعہ لکھیں Page No: 18) (مولانا ظفر علی خان)

اس قطعے میں مولانا ظفر علی خان مسلمانوں کو سمجھاتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ مسلمان ہونے کے ناطے ارکان اسلام پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور نماز، زکوۃ، روزہ اور حج جیسی عبادات کی ادائیگی بحثیت مسلمان ہم پر لازم ہے۔ کیونکہ یہ عبادات ہمارے رب نے ہمارے لئے مقرر فرمائی ہیں۔ لیکن یہ بات ضرور ذہن میں رکھنی چاہیے کہ صرف نماز، روزہ، زکوۃ اور حج ادا کرنے سے ہم کامل مومن نہیں بن سکتے۔ بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے پیارے اور آخری رسول حضرت محمدؐ سے دنیا اور اس کی ہر چیز سے زیادہ بڑھ کر محبت کرنے والے نہ بن جائیں۔ آپؐ کی محبت اور چاہت اور آپؐ کی ختم نبوت کی تائید و حمایت میں اگر ہماری جان بھی قربان ہو جائے تو پرواہ نہ کریں۔ بلکہ نبی اکرمؐ کی محبت میں اپنی ذات کو فنا کر دیں۔ اور اپنے وجود کی قربانی

دیگر آپؐ کی عزت و عصمت کو بچائیں تاکہ دنیا و آخرت کی کامیابی ہمارا مقدر بن سکے۔

۵۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے ساتھ کیا کیا؟

ج۔ ختم نبوت کے عقیدے کو تسلیم کیے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا ہے۔ تمام امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو آپؓ نے اُس کے خلاف جہاد کیا۔ تاریخ اسلام میں اس جنگ کو "جنگ یمامہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور اس جنگ میں بڑے بڑے صحابہؓ نے شرکت کی۔ کیونکہ جو شخص حضرت محمدؐ کو آخری رسول نہیں مانتا وہ کافر ہے۔

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیں۔

س: اسلام میں عقیدہ رسالت کی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کریں۔

اللہ تعالیٰ انسان پر نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ انسان دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو جائے۔ کامیابی حاصل کرنے کے لیے ہدایت کی ضرورت ہے۔

اسلام نے کامیابی حاصل کرنے کے لیے احکامات دیئے ہیں۔ یہ احکامات کیا ہیں اور کیسے ادا کیے جائیں۔ اس غرض کے لیے اللہ نے اپنے نیک اور چُنے ہوئے بندوں کے بھیجنے کا انتظام کیا جسے دین کی اصطلاح میں رسالت کہا جاتا ہے۔ اسطرح نبی اور رسول ہی وہ ذریعہ ہیں جن سے اللہ کی صحیح معرفت اور اُس کے احکامات کو صحیح طور پر سمجھا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے حقیقی علم سے اپنے نبیوں اور رسولوں کو آگاہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ علوم اور سچائیاں جو عام انسانوں کی سمجھ میں نہیں آتیں وحی کے ذریعے انبیاء سے لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے:
آیت/ترجمہ "وہی تو ہے جس نے امیوں میں ان ہی میں سے محمدؐ کو رسول بنا کر بھیجا جو ان کے سامنے اُس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے ہیں اور کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔"
اللہ تعالیٰ نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور رُسل بھیجے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیائے کرام معصوم ہیں اور قابل احترام ہیں۔ تمام انبیاء نے توحید کی دعوت دی اور شرک سے بچنے کی تعلیم دی۔ ان کا ہر حکم اطاعت کے لائق ہوتا ہے اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ایسا نہ کرنا کفر میں شمار کیا جاتا ہے۔
ارشاد ربانی ہے۔
ترجمہ "ہم اس کے رسولوں میں کوئی فرق نہیں کرتے۔"
عقیدہ رسالت احادیث کی روشنی میں:
آپؐ کا ارشاد ہے:
* "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اُسے اُس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں"۔
دوسری جگہ آپؐ نے اس طرح فرمایا:
* "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اُس کی خواہشات ان احکام کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لایا ہوں۔"

س ۲: عقیدہ ختم نبوت اور اس کے تقاضوں پر نوٹ لکھیں۔
عقیدہ ختم نبوت کو تسلیم کیے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اسی پر تمام علمائے امت کا اجماع ہے۔ امت مسلمہ ہمیشہ سے اس عقیدے پر قائم ہے کہ نبوت کا سلسلہ آپؐ پر ختم ہو چکا ہے۔ اگر کوئی شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا تو وہ جھوٹا، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گا

عقیدہ ختم نبوت کے تقاضے:
عقیدہ ختم نبوت کے کچھ تقاضے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔
۱۔ آپ ﷺ کو بشری خصوصیات سے متصف (کامل) ماننا:
آپ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ آپ ﷺ ایک انسان تھے۔ نہ تو فرشتوں میں سے تھے نہ ہی جنات میں سے تھے۔ بلکہ آپ ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اور آپ کی گناہوں سے حفاظت کی گئی تھی۔
۲۔ اطاعت رسول:
چونکہ آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اس لیے آپ ﷺ کی ذات قیامت تک انسانوں کے لیے نمونہ اور کامل تقلید ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:
ترجمہ "اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو"
۳۔ آپ ﷺ کو شارح قرآن ماننا:
قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ اور تمام انسانوں کی ہدایت کا ذریعہ یہی کتاب ہے جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی اس لیے آپ ﷺ کو معلم اور شارح قرآن مانا جائے۔
۴۔ آپ ﷺ کے خاتم النبین ہونے پر کامل یقین:
آپ ﷺ کو آخری نبی مانا جائے۔ ارشاد ہوتا ہے:
"محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں"
آپ ﷺ نے خود اپنے بارے میں فرمایا:
میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
۵۔ آپ ﷺ سے محبت و عقیدت:
اللہ کے نزدیک وہ ایمان کامل ہے جس کی بنیاد آپ ﷺ کی محبت پر ہو لہذا آپ ﷺ سے محبت دنیا کی ہر چیز اور رشتے سے بڑھ کر ہونی چاہیے۔
★ آپ ﷺ نے فرمایا "کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جا